سبق ۹

اِبتدائی حساب

مصنف کا تعارف: ابنِ انشا (۱۹۲۷ء-۱۹۷۸ء)

اصل نام شیر محمد خان ہے لیکن قلمی نام ابنِ انشا کا اتنا چرچا ہوا کہ لوگ اُن کا اصل نام بھول گئے۔ ضلع جالندھر (مشرقی پنجاب، انڈیا) کی تحصیل پھلور کے ایک چھوٹے سے گاؤں ''تھلہ'' میں پیدا ہوئے جہاں اُن کے والد کھیتی باڑی کرتے تھے۔ لدھیانہ سے میٹرک پاس کیا۔ مزید تعلیم حاصل کرنا چاہتے تھے مگر تنگ دستی کی وجہ سے حاصل نہ کر سکے اور ملازمت کر لی لیکن ساتھ ساتھ پرائیویٹ طور پر تعلیم بھی جاری رکھی اور ۱۹۴۶ء میں پنجاب یونی ورسٹی سے بی اے کیا۔

قیامِ پاکستان کے بعد ابنِ انشا ہجرت کر کے لاہور آ گئے اور ریڈیو پاکستان سے وابستہ ہو گئے۔ وہاں سے اپنی محنت اور خداداد صلاحیتوں کی بنا پر ترقی کرتے ہوئے سرکاری ادارے ''پاکستان نیشنل سنٹر'' کے سربراہ اور یونیسکو (UNESCO) کے پاکستان آفس کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔ یونیسکو سے وابستگی کی وجہ سے اُن کو مشرق و مغرب کے مختلف ممالک کے سفر کرنے کے کچھ مواقع میسر آئے جس کے نتیجے میں اُردو میں شگفتہ سفرناموں کا خوش گوار اضافہ ہوا۔ اُن کے سفرناموں میں ''آوارہ گرد کی ڈائری''، ''دنیا گول ہے''، ''ابنِ بطوطہ کے تعاقب میں''، ''چلتے ہو تو چین کو چلیے'' اور ''نگری نگری پھرا مسافر'' شامل ہیں۔

''اُردو کی آخری کتاب'' جو ''اُردو کی پہلی کتاب'' کی پیروڈیوں کا مجموعہ ہے، میں ہمیں طنز و مزاح کے اعلیٰ نمونے دیکھنے کو ملتے ہیں۔ ابنِ انشا نے کتاب کے شروع میں لکھا ہے کہ یہ کتاب ذہنی بالغوں کے لیے ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اُن کی نثر معمولی سمجھ رکھنے والوں کی سمجھ سے ماورا ہے اور اُن کی نثر کو سمجھنے کے لیے مطالعہ تاریخ اور جغرافیائی سرحدوں اور ان کے کلچر پر نظر ہونی چاہیے۔ شاملِ کتاب سبق ''ابتدائی حساب'' ان کی اسی کتاب سے مستعار ہے۔

مرکزی خیال

نصاب میں شامل سبق میں ابنِ انشا نے ریاضی کے مضمون حساب کو لے کر معاشرے میں پروان چڑھتی لسانی تعصب، سماجی اُونچ نیچ، دولت کی ناجائز تقسیم اور معاشی بحران کو ابتدائی حساب کے اُصولوں میں بے نقاب کیا ہے۔ مصنف نے جمع، تفریق، ضرب اور تقسیم کے ساتھ ساتھ الجبرا اور جیومیٹری کے قاعدوں کے ذریعے معاشرے پر گہرا طنز کیا ہے۔

خلاصہ

ابنِ انشا کی مشہور کتاب جس کا نام ''اُردو کی آخری کتاب'' ہے سے یہ سبق ''اِبتدائی حساب'' سے لیا گیا ہے۔ بظاہر یہ سبق ہمیں حساب، الجبرا اور جیومیٹری وغیرہ کے قاعدے سکھانے کی کوشش کرتا ہے مگر اس میں بہت مزاحیہ انداز میں معاشرے پر تنقید کی گئی ہے۔ جہاں اس سبق کو پڑھتے ہوئے انسان اپنے ہونٹوں پر آئی ہنسی کو روک نہیں پاتا وہیں پر معاشرے کے دہرے معیار پر طنز بھی نظر آتا ہے۔ مصنف لکھتا ہے کہ حساب کے چار بڑے قاعدے ہیں: جمع، تفریق، ضرب، تقسیم۔ جس میں جمع پر عمل کرنا مشکل کام ہے۔ خاص طور پر مہنگائی کے دنوں میں کیوں کہ سب کچھ خرچ ہو جاتا ہے جمع نہیں ہو پاتا۔ حاصلِ جمع مختلف لوگوں کے لیے مختلف ہوتا ہے۔ عام لوگ ایک جمع ایک کو دو نہیں ڈیڑھ سمجھتے ہیں کیوں کہ آدھا انکم ٹیکس والے لے جاتے ہیں۔ تاجر حضرات ایک اور ایک کو گیارہ بنا دیتے ہیں۔ رشوت کے بازار میں تو حاصلِ جمع اور بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ باقی اچھا زبانی جمع خرچ جو صرف ملکی مسائل حل کرنے کے کام آتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

ابنِ انشا کے نزدیک لوگوں میں فرق پیدا کر کے انھیں لڑوا کر تفرقہ پیدا کرنا تفریق کہلاتا ہے۔ تفریق کا ایک مطلب منہا کر دینا یعنی نکال دینا بھی ہے۔ بعض عدد تو خود بخود نکل جاتے ہیں جب کہ بعض لوگوں کو زبردستی نکالنا پڑتا ہے یا ڈنڈے مار کر یا فتوے دے کر۔ زیادہ جمع کرنے والے ہی تفریق کرتے ہیں۔ بہت سے انسانوں کو انسانوں اور مسلمانوں کو مسلمانوں سے لڑوا کر تفریق پیدا کرتے ہیں۔ عام لوگ تفریق پسند نہیں ہوتے کیوں کہ اس میں ان کے ہاتھ کچھ نہیں آتا اور وہ خالی ہاتھ ہی ملتے رہ جاتے ہیں۔

حساب کا تیسرا قاعدہ ضرب کا ہے۔ ضرب کی بھی بہت سی قسمیں ہیں یعنی ہلکی ضرب، مہلک ضرب اور سخت ضرب۔ اس کے علاوہ بھی پتھر، لاٹھی اور بندوق کی ضرب وغیرہ۔ علامہ اقبالؒ کی ضربِ کلیم ان کے علاوہ ہے۔ اگر آدمی کو آدمی سے ضرب دیں تو حاصلِ ضرب بھی آدمی ہی ہے مگر ضروری نہیں کہ وہ زندہ ہو۔ ضرب کا کوئی بھی سوال حل کرنے سے پہلے "تعزیراتِ پاکستان" آئین کی کتاب ضرور پڑھ لینی چاہیے۔

حساب کا چوتھا قاعدہ تقسیم ہے جس کا مطلب ہے بانٹنا۔ اب سب سے زیادہ جھگڑے بٹوارے پر ہی ہوتے ہیں۔ تقسیم بھلا کیا مشکل قاعدہ ہے؟ حقوق اپنے پاس رکھیں اور فرائض دوسروں میں بانٹ دیں، پیسہ اپنی جیب میں رکھیں، دوسروں کو صبر بانٹیں۔ چوروں کا آپس میں مال بانٹنا، مل بانٹ کر کھانا وغیرہ بھلا کون سا مشکل قاعدہ ہے۔

الجبرا بھی حساب ہی کی ایک قسم ہے۔ بہت سے طالب علم اسے پڑھنا نہیں چاہتے اس لیے یہ جبراً پڑھایا جاتا ہے۔ الجبرا حروف کا کھیل ہے جس میں "لا" یعنی جس کے معنی "کچھ نہیں" کے ہیں۔ مثلاً لامکاں، لاولد، لاوا۔ یوں تو عام طور پر آزمائے ہوئے کو ہی آزمایا جاتا ہے۔ اس کا کوئی فائدہ بظاہر تو نظر نہیں آتا البتہ شاید طالب علموں کو فیل کرنے کے لیے الجبرا پڑھاتے ہیں۔

ابتدائی جیومیٹری بھی حساب کا ہی ایک حصہ ہے مگر یہ لکیروں کا کھیل ہے۔ ماہرین جیومیٹری لکیر کے فقیر کہلاتے ہیں کہ ابھی تک زاویہ قائمہ ۹۰ درجے کا ہے، مثلث کے اندرونی زاویوں کا مجموعہ آج بھی ۱۸۰ ہے۔ مستطیل پر پرانے وقتوں کی طرح آج بھی چورس ہی ہے۔ گول کرنا تو دُور کی بات اس کے چار پانچ ضلعے ہی بنا دیں جسے ہم پاکستان کے ضلعوں میں کرتے ہیں۔ جیومیٹری میں خط کی کئی قسمیں ہیں۔ مثلاً خطِ مستقیم جو بالکل سیدھا ہوتا ہے اور عموماً سیدھے آدمی کی طرح نقصان اُٹھاتا ہے۔ خطِ منحنی کھیر کی طرح ٹیڑھا ہوتا ہے۔ خطِ تقدیر کو فرشتے پکی سیاہی سے کھینچتے ہیں۔ خطِ شکستہ کو لوگ گھسیٹ گھسیٹ کر لکھتے ہیں۔ خطِ استوا دنیا میں برابر کے دن رات کے لیے ہوتا ہے۔ خطِ متوازی ہوتا تو آمنے سامنے ہے مگر آپس کے تعلقات نہایت کشیدہ ہوتے ہیں۔ دائرے سبھی گول اور چھوٹے بڑے ہوتے ہیں۔ ایک دائرہ اسلام کا بھی ہے۔ پہلے تو اس میں لوگوں کو داخل کیا جاتا تھا مگر آج کل صرف خارج کیا جاتا ہے۔ مثلث کے یوں تو تین کونے ہوتے ہیں مگر شاید کہیں چار کونوں والی بھی ہو کم از کم ہمارے ملک میں نہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بشرطے کہ	شرط یہ ہے کہ	آزمودہ	پرکھا ہوا، جانچا ہوا
منہا کرنا	تفریق کرنا، کم کرنا	فتوے	شرعی، مفتی کے فیصلے
ضربِ خفیف	ہلکی چوٹ	ضربِ شدید	سخت چوٹ، کاری وار
ضربِ کاری	مہلک وار، حملہ	ریوڑیاں بانٹنا	اپنوں کو تحائف دینا
کیسے	جیب	قناعت کرنا	تھوڑی چیز پر راضی ہونا

www.ilmkidunya.com

تلقین کرنا	تاکید کرنا، ہدایت کرنا	الجبرا	حساب کی ایک شاخ
سلب کرنا	بند کرنا، روکنا	لامکاں	وہ مقام جس میں مکانیت کی تشخیص نہ ہو
لاولد	بے اولاد	لادوا	وہ مرض جس کا علاج نہ ہو
آزمانا	پرکھنا	مستثنیات	علاحدہ کی ہوئی چیزیں
جہل	اَن پڑھ	رشوت	ناجائز پیسہ
مانع	رُکاوٹ	مربع	چوکور شکل
مصرف	کام، مطلب، غرض	گداگر	مانگنے والا
جبر	ظلم، ستم	شائبہ	شک
مَدر اِن لا	ساس	فادر اِن لا	سُسر
مثلث	تین کونوں والی شکل	مجموعہ	ایک سے زیادہ
ملی بھگت	سازش، گٹھ جوڑ	مستطیل	لمبی شکل، چار ضلعوں کی شکل
چورس	چوکور شکل	ردوبدل	تبدیلی کرنا
خطِ مستقیم	سیدھی لائن	خطِ منحنی	باریک سی لائن
خطِ تقدیر	قسمت کی لکیر	خطِ بیرنگ	بغیر ٹکٹ کے خط
خطِ شکستہ	ٹوٹی پھوٹی لکیریں	زاویہ قائمہ	وہ زاویہ جو پورے ۹۰ درجے کا ہو
متوازی خطوط	سیدھی لائنیں	نقطہ	چھوٹا سا نشان جیسے ایک ڈاٹ
دائرہ	گول شکل، حلقہ	خطِ استوا	وہ فرضی دائرہ جو زمین کے بیچوں بیچ کھینچا گیا ہے
نصف	آدھا	دُگنی	ڈبل، ایک سے زیادہ

پیراگراف کی تشریح

پیراگراف 1:

تفریق: مَیں سندھی ہوں، تو سندھی نہیں ہے۔ مَیں بنگالی ہوں، تُو بنگالی نہیں ہے۔ مَیں مسلمان ہوں تُو مسلمان نہیں ہے۔ اس کو تفریق پیدا کرنا کہتے ہیں۔ حساب کا یہ قاعدہ بھی قدیم زمانے سے چلا آرہا ہے۔ تفریق کا ایک مطلب ہے، منہا کرنا، یعنی نکالنا ایک عدد میں سے دوسرے عدد کو۔ بعض عدداز خود نکل جاتے ہیں۔ بعضوں کو زبردستی نکالنا پڑتا ہے۔ ڈنڈے مار کر نکالنا پڑتا ہے۔ فتوے دے کر نکالنا پڑتا ہے۔ ایک اور بات یاد رکھیے۔ جو لوگ زیادہ جمع کر لیتے ہیں، وہی زیادہ تفریق بھی کرتے ہیں۔ انسانوں اور انسانوں میں، مسلمانوں اور مسلمانوں میں۔ عام لوگ تفریق کے قاعدے کو پسند نہیں کرتے، کیوں کہ حاصلِ تفریق کچھ نہیں آتا۔ آدمی ہاتھ ملتا رہ جاتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تفریق	ایک عدد سے دوسرے عدد کو نکالنا	منہا کرنا	کٹوتی کرنا۔ نکال دینا۔ کم کرنا

حوالہ متن: سبق کا عنوان : ابتدائی حساب

مصنف کا نام : ابنِ انشا

سیاق وسباق: اس پورے سبق میں ابنِ انشا نے حساب کے مشہور قاعدے جمع، تفریق، ضرب اور تقسیم کو مزاحیہ انداز میں پیش کیا ہے۔ مندرجہ بالا عبارت میں مصنف نے تفریق کے اُصول کو طنزیہ انداز میں بتایا ہے کہ ہم معاشرے میں صوبائی اور طبقاتی فرق اپنی مرضی اور سہولت کے مطابق کرتے ہیں۔

تشریح: ابنِ انشا کہتے ہیں کہ تفریق سے مراد وہ اُصول ہے جس کے ذریعے سے کسی بھی بڑے عدد سے چھوٹے کو نکال دینا۔ اسی تفریق کے قاعدے کو لے کر مصنف نے ملک میں تفریق پیدا کرنے والے طبقاتی لوگوں پر طنز کی چوٹ کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ملک میں کبھی صوبائی اور کبھی مذہبی بنیادوں پر آپس میں پھوٹ ڈال کر ان میں تفریق پیدا کی جاتی ہے۔ کئی شریف لوگ تو اس لڑائی جھگڑے سے بچنے کے لیے خود ہی سائیڈ پر ہو جاتے ہیں مگر بعض لوگ جو بحث مباحثے پر ڈٹ جائیں یا اپنے حق کی بات کریں تو اُنھیں ڈنڈے مار کر نکال دیا جاتا ہے اور بعضوں پر مفتیوں سے فتوے لگوا کر نکال دیتے ہیں۔ اس میں وہ اپنے قاری کی توجہ اس طرف دلاتے ہیں کہ کوئی خود کو سندھی کہتے ہوئے دوسرے کو غیر سندھی قرار دیتا ہے۔ کوئی اپنے آپ کو صرف بنگالی جب کہ دوسرے کو غیر بنگالی سمجھتا ہے۔ اس طرح مذہب کے نام پر بھی آپس میں تفریقات پیدا کی جاتی ہیں حالاں کہ وہ سب مسلمان ہوتے ہیں۔ تفریق کرنا حساب کا پرانا قاعدہ ہے جس کے تحت سیاسی جماعتیں بھی اپنے مفادات کی خاطر جس کسی جماعت سے نکل کر کسی اور جماعت میں شامل ہو جاتے ہیں۔ مزید یہ کہ مذہب کے کسی پوائنٹ پر بحث کرتے ہوئے فتوے تک دے دیے جاتے ہیں کہ یہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ جس شخص کے پاس زیادہ ہوتا ہے وہی تفریق بھی کرتا ہے۔ طاقت کا استعمال کرتے ہوئے طاقت ور عام آدمی کو حاصلِ تفریق کر دیتا ہے اور وہ ہاتھ ملتا رہ جاتا ہے۔

پیراگراف 2:

تقسیم: یہ حساب کا بڑا ضروری قاعدہ ہے۔ سب سے زیادہ جھگڑے اسی پر ہوتے ہیں۔ تقسیم کا مطلب ہے بانٹنا۔ اندھوں کا آپس میں ریوڑیاں بانٹنا۔ بندر کا بلیوں میں روٹی بانٹنا۔ چوروں کا آپس میں مال بانٹنا۔ اہل کاروں کا آپس میں رشوت بانٹنا۔ مل بانٹ کر کھانا اچھا ہوتا ہے۔ دال تک جوتوں میں بانٹ کر کھانی چاہیے۔ تقسیم کا طریقہ کچھ مشکل نہیں ہے۔ حقوق اپنے پاس رکھیے، فرائض دوسروں میں بانٹ دیجیے۔ روپیا پیسا اپنے کیسے میں ڈالیے، قناعت کی تلقین دوسروں کو کیجیے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تقسیم	بانٹنا۔ حصوں میں بانٹ دینا	حقوق	حق کی جمع
کیسے	جیب	قناعت	تھوڑی سی چیز پر خوش ہونا
تلقین	نصیحت۔ تاکید	فرائض	فرض کی جمع

سیاق وسباق: اس پورے سبق میں ابنِ انشا نے حساب کے مشہور قاعدے جمع، تفریق، ضرب اور تقسیم کو مزاحیہ انداز میں پیش کیا ہے۔ مندرجہ

بالا عبارت میں مصنف نے تفریق کے اُصول کو طنزیہ انداز میں بتایا ہے کہ ہم معاشرے میں صوبائی اور طبقاتی فرق اپنی مرضی اور سہولت کے مطابق کرتے ہیں۔

تشریح: ابن انشا لکھتے ہیں کہ حساب کے جس قاعدے پر سب سے زیادہ جھگڑے ہوتے ہیں وہ تقسیم کا قاعدہ ہے کیوں کہ تقسیم کا مطلب ہے بانٹنا اور بانٹتے ہوئے عموماً لوگ اپنی پسند کی چیزیں پاس رکھ لیتے ہیں اور بے کار چیزیں دوسروں میں بانٹ دیتے ہیں۔ جیسے لوگ اپنے حقوق تو لیتے ہیں مگر اپنے فرائض بھی دوسروں کو بانٹ دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ بڑے پیمانے پر دیکھا جائے تو مختلف افسران حضرات رشوت بھی مل بانٹ کر کھاتے ہیں۔ چوروں کی ٹولیاں مال و متاع آپس میں بانٹ لیتے ہیں۔ ابنِ انشا معاشرے کی ناہمواریوں پر گہری طنز کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مل بانٹ کر کھانا کتنی اچھی عادت ہے۔ بعض لوگ جو مختلف شعبوں میں کرپشن کا پیسہ کو مل بانٹ کر کھاتے ہیں وہ جوتیوں میں دال بھی بانٹ کر کھاتے ہیں۔ یہ قاعدہ محاوروں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: اندھوں کا آپس میں ریوڑیاں بانٹنا۔ بندر کا بلیوں میں روٹی بانٹنا وغیرہ۔

پیراگراف 3: جیومیٹری لکیروں کا کھیل ہے۔ علمائے جیومیٹری کو ہم لکیر کے فقیر کہہ سکتے ہیں۔ دُنیا نے اتنی ترقی کر لی، ہر چیز بشمول سائنس اور مہنگائی کہاں سے کہاں پہنچ گئی، لیکن جیومیٹری والوں کے ہاں اب تک زاویہ قائمہ ۹۰ درجہ کا ہوتا ہے اور مثلث کے اندرونی زاویوں کا مجموعہ ۱۸۰ درجے سے تجاوز نہیں کر پایا۔ امریکہ اور روس ہر معاملے میں لڑتے ہیں، اس معاملے میں ملی بھگت ہے۔ ہم اپنے ملک میں اپنی پسند کا نظام لائیں گے تو اپنی اسمبلی میں ایک قانون بنوائیں گے، چند درجے ضرور بڑھائیں گے۔ مستطیل بھی پرانے زمانے میں جیسی چورس ہوتی تھی، ویسی آج کل ہے۔ گول کرنا تو بڑی بات ہے کسی کو یہ توفیق تک نہ ہوئی کہ اس کے چار سے پانچ یا چھ ضلعے کر دیں۔ ایک آدھ فالتو رہے تو اچھا ہی ہے۔ مغربی پاکستان کے ضلعوں میں ہم ردو بدل کرتے ہیں تو مستطیل وغیرہ کے ضلعوں میں کیوں نہیں کر سکتے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لکیر کا فقیر	پرانی رسم کا پابند	جیومیٹری	لکیروں کا کھیل، ریاضی کی پرانی شاخ
زاویہ قائمہ	جو زاویہ پورے نوے درجے کا ہو	ملی بھگت	سازش، گٹھ جوڑ
مستطیل	چار ضلعوں کی لمبی شکل	توفیق	ہمت
ردوبدل	تبدیلی، اُلٹ پلٹ کرنا	فالتو	بے کار چیز

سیاق وسباق: اس پورے سبق میں ابنِ انشا نے حساب کے مشہور قاعدے جمع، تفریق، ضرب اور تقسیم کو مزاحیہ انداز میں پیش کیا ہے۔ مندرجہ بالا عبارت میں مصنف نے تفریق کے اُصول کو طنزیہ انداز میں بتایا ہے کہ ہم معاشرے میں صوبائی اور طبقاتی فرق اپنی مرضی اور سہولت کے مطابق کرتے ہیں۔

تشریح: جیومیٹری یوں تو ایک شاخ ہے حساب کے مضمون کی مگر دراصل یہ لکیروں کا کھیل ہے اور جیومیٹری کے پرانے عالم بھی انھی لکیروں کے فقیر ہیں۔ دنیا میں ترقی ہونے کے باوجود جیومیٹری والے آج بھی ۹۰ درجے پر ہی زاویہ قائمہ بناتے ہیں اور مثلث کے اندرونی زاویوں کا مجموعہ تک ۱۸۰ سے آگے نہیں بڑھا۔ دنیا کے مختلف ملکوں جیسے امریکہ اور روس بظاہر تو ہر معاملے میں جھگڑتے رہتے ہیں لیکن یہ بھی اُن کا آپس کا گٹھ جوڑ ہے کہ وہ کرتے ہیں تو کرتے رہیں۔ جب ہم اپنے ملک میں نظام بدلیں گے تو اپنی قانون ساز اسمبلی میں نیا قانون بنوا کر جیومیٹری کے زاویوں میں تبدیلی کروائیں گے۔ مستطیل کی پرانے وقتوں میں چورس شکل تھی آج بھی ویسی ہی ہے۔ کسی نے مستطیل کو گول کرنے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی یہ چاہا کہ ان کے پانچ یا چھ ضلع کر دیں۔ ایک آدھ ضلع فالتو ہو جائے تو اچھا ہی ہے۔ جب ہم نے مغربی پاکستان کے ضلعوں میں تبدیلیاں کر کے اس کی کئی تحصیلوں کو ضلع بنا دیا۔ اگر مغربی پاکستان کے ضلعے بڑھ سکتے ہیں تو مستطیل کے کیوں نہیں۔

مشق

www.ilmkidunya.com

۱۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) زبانی جمع خرچ کا قاعدہ جو آزمودہ ہے، کام آتا ہے:

(الف) بچوں کو بہلانے کے لیے
(ب) دوستوں کو ٹرخانے کے لیے
(ج) گھر کے مسائل حل کرنے کے لیے
(د) ملکی مسائل حل کرنے کے لیے ✓

(ii) "مَیں مسلمان ہوں، تُو مسلمان نہیں ہے" اس کو کہتے ہیں:

(الف) جمع کرنا (ب) تفریق پیدا کرنا ✓ (ج) لڑائی کرنا (د) ضرب دینا

(iii) آدمی کو آدمی سے ضرب دیں تو حاصلِ ضرب ہوتا ہے:

(الف) آدمی ✓ (ب) ایک بکری (ج) ایک بھیڑ (د) ایک گائے

(iv) سب سے زیادہ جھگڑے ہوتے ہیں:

(الف) جمع کے قاعدے پر ✓ (ب) تفریق کے قاعدے پر (ج) ضرب کے قاعدے پر (د) تقسیم کے قاعدے پر

(v) خطِ استوا ہوتا ہے جہاں:

(الف) سمندر ہی سمندر ہے
(ب) دن بڑے ہوتے ہیں
(ج) راتیں بڑی ہوتی ہیں
(د) دن رات برابر ہوتے ہیں ✓

(vi) عجیب بات ہے کہ قُطر کی لمبائی ہوتی ہے ہمیشہ نصف قُطر سے:

(الف) دُگنی ✓ (ب) سہ گنی (ج) چارگنی (د) کئی گنا بڑی

جواب

(i)	(د)	(ii)	(ب)	(iii)	(الف)	(iv)	(الف)	(v)	(د)	(vi)	(الف)

۲۔ سبق "ابتدائی حساب" کے متن کے مطابق دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) مصنف کے مطابق جمع کے قاعدے پر عمل کرنا آسان کیوں نہیں ہے؟

جواب: مصنف کے مطابق جمع کے قاعدے پر عمل کرنا آسان نہیں ہے کیوں کہ کچھ جمع نہیں ہو پاتا اور سب کچھ خرچ ہو جاتا ہے۔

(ب) تقسیم کرنے کا طریقہ کب آسان ہوتا ہے؟

جواب: جب حقوق صرف اور صرف اپنے پاس رکھے جائیں فرائض دوسروں میں بانٹ دیے جائیں اس سے تقسیم کرنے کا طریقہ آسان ہو جاتا ہے۔ چور آپس میں مال بانٹ لیتے ہیں اور اہل کار رشوت بانٹ لیتے ہیں۔

(ج) مصنف کی طالب علمی کے زمانے میں الجبرے کا خاص مصرف کیا تھا؟

جواب: مصنف کے نزدیک الجبرا کا اُن کی طالب علمی کے زمانے میں کوئی خاص مصرف تو نہیں تھا۔ البتہ ان سے سکول کے طلبہ کو فیل کرنے کا کام ضرور لیا جاتا تھا۔

(و) مستطیل کے چار کے بجائے پانچ یا چھ ضلعے کر دینے سے مصنف کیا مراد لیتے ہیں؟

جواب: مصنف دراصل طنز کی گہری چوٹ لگاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ چوں کہ ہم نے مغربی پاکستان کے ضلعوں میں توڑ دو بدل کر دیا تو ہمیں مستطیل کے ضلعوں میں ردو بدل کرتے ہوئے کیوں مشکل پیش آتی ہے۔

(ہ) مصنف کے نزدیک خط کی کتنی قسمیں ہیں اور وہ کون کون سی ہیں؟

جواب: مصنف کے نزدیک خط کی بہت سی قسمیں ہیں جو خطِ مستقیم، خطِ منحنی، خطِ تقدیر، خطِ بیرنگ، خطِ شکستہ، خطِ استوا۔

(و) مصنف نے دائرے کے گول ہونے کی کیا وجہ لکھی ہے؟

جواب: مصنف نے دائرے کے گول ہونے کی کوئی خاص وجہ نہیں بتائی بلکہ کہا ہے کہ تقریباً سبھی دائرے گول ہی ہوتے ہیں۔ شاید یہ پرانے زمانے سے چلا آ رہا ہے کہ دائرہ گول ہے۔

۳۔ سبق ''اِبتدائی حساب'' کے متن کے حوالے سے دیے ہوئے جملوں میں خالی جگہیں پُر کریں۔

(الف) قاعدہ وہی اچھا ہے جس میں __________ زیادہ سے زیادہ آئے۔

(ب) بعض عدد خود نکل جاتے ہیں، بعضوں کو __________ نکالنا پڑتا ہے۔

(ج) علامہ اقبال کی __________ ان کے علاوہ ہے۔

(د) چوں کہ طالب علم اس سے گھبراتے ہیں اور یہ جبراً پڑھایا جاتا ہے اس لیے __________ کہلاتا ہے۔

(ہ) علمائے __________ کو ہم لکیر کے فقیر کہہ سکتے ہیں۔

(و) یہ اس لیے ہوتا ہے کہ کہیں تو دنیا میں دن رات __________ ہوں، کہیں تو مساوات نظر آئے۔

جواب

(الف)	حاصلِ جمع	(ب)	زبردستی	(ج)	ضربِ کلیم	(د)	الجبرا	(ہ)	جیومیٹری	(و)	برابر

علمِ بیان:

تحریر و تقریر کی خوبیوں کے ذکر اور اُن کی بحث کو علمِ بیان کہتے ہیں۔

علمِ بیان کی چار قسمیں ہیں: تشبیہ، استعارہ، مجازِ مرسل، کنایہ۔

تشبیہ: جب کسی چیز کو مشترکہ صفت کی بنا پر اس کی کیفیت اور صورتِ حال کو مزید پُر تاثیر بنانے کے لیے کسی دوسری چیز کے مانند قرار دیا جائے تو اسے تشبیہ کہتے ہیں۔ جس چیز کو تشبیہ دیں اُسے مشبہ، جس چیز کے ساتھ تشبیہ دیں اُسے مشبہ بہ، وہ صفت جس کی بنیاد پر تشبیہ دی جائے، اسے وجہِ شبہ اور وہ کلمہ یا حرف جو مشبہ اور مشبہ بہ کو ملائے، اسے حرفِ تشبیہ کہتے ہیں۔

ارکانِ تشبیہ: تشبیہ کے چار ارکان ہوتے ہیں: مشبہ، مشبہ بہ، وجہِ شبہ اور حرفِ تشبیہ۔ جیسے: یہ کاغذ دودھ کی طرح سفید ہے۔ اس جملے میں ''کاغذ'' مشبہ ہے، ''دودھ'' مشبہ بہ ہے، ''سفید'' وجہِ شبہ ہے اور ''کی طرح'' حرفِ تشبیہ ہے۔

استعارہ: جب ہم کسی لفظ کو حقیقی معنوں کے بجائے مجازی معنوں میں اس طرح استعمال کریں کہ اس کے حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق ہو تو اسے اصطلاح میں استعارہ کہتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

ارکانِ استعارہ: استعارے کے تین ارکان ہوتے ہیں: مستعار لہ (جس کے لیے استعارہ لیا جائے)، مستعار منہ (جس سے استعارہ لیا جائے) اور وجہِ جامع (مشترکہ صفت)۔ جیسے: ایک بلبل کہ ہے محوِ ترنم ہے اب تک

علامہ اقبالؒ کے اس مصرعے میں بلبل کا لفظ استعارہ ہے جو علامہ اقبالؒ نے اپنی ذات کے لیے استعمال کیا ہے۔ ''علامہ اقبالؒ'' (جن کا مذکور نہیں) مستعار لہ ہے، ''بلبل'' کا لفظ مستعار منہ ہے اور ''ترنم'' کا لفظ وجہِ جامع ہے۔

۴۔ **ان مثالوں میں سے تشبیہ اور استعارہ الگ الگ کیجیے۔**

(الف) یہ خربوزہ شہد کی طرح میٹھا ہے۔ (ب) بچے کے گال گلاب کے پھول کی مانند نرم و نازک تھے۔

(ج) شیر کے آتے ہی رَن کانپ اُٹھا۔ (د) میرے چاند تُو کہاں ہے؟

جواب: **تشبیہ:** ۱۔ (الف) یہ خربوزہ شہد کی طرح میٹھا ہے۔

۲۔ (ب) بچے کے گال گلاب کے پھول کی مانند نرم و نازک تھے۔

استعارہ: ۱۔ (ج) شیر کے آتے ہی رَن کانپ اُٹھا۔

۲۔ (د) میرے چاند تُو کہاں ہے؟

رموزِ اوقاف

رموزِ اوقاف سے مراد وہ علامتیں ہیں جو تحریر میں ایک جملے کو دوسرے جملے یا کسی جملے کے ایک حصے کو دوسرے حصوں سے علیحدہ کریں۔ اُردو میں رموزِ اوقاف کے طور پر کافی علامتیں استعمال ہوتی ہیں۔ یہاں ہم صرف پانچ علامتوں کا محلِ استعمال واضح کرتے ہیں:

سکتہ (،): اس علامت کو وقفِ خفیف بھی کہا جاتا ہے۔ یہ علامت تحریر میں سب سے کم توقف کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ جہاں یہ علامت آئے وہاں پڑھنے والے کو بغیر سانس ٹوٹے بالکل ذرا سی دیر کے لیے ٹھہرنا چاہیے۔ جیسے: لاہور، سیال کوٹ، گجرات، ملتان اور سرگودھا پنجاب کے بڑے بڑے شہر ہیں۔

وقفہ (؛): اس علامت کو نصف وقف بھی کہا جاتا ہے۔ یہ علامت سکتہ سے ذرا زیادہ دیر ٹھہراؤ کے لیے آتی ہے۔ یہ علامت دو مقاصد کے تحت استعمال ہوتی ہے: جب ایک طویل جملے میں چھوٹے چھوٹے جملے آئیں یا کسی جملے کے مختلف اجزا پر زور دینا مقصود ہو۔ جیسے: جو کرے گا، سو بھرے گا؛ جو بوئے گا، سو کاٹے گا۔

رابطہ (:): س علامت کا ٹھہراؤ، جسے وقف لازم بھی کہا جاتا ہے، وقفے سے قدرے زیادہ ہوتا ہے اور اس علامت کا استعمال وہاں کیا اجاتا ہے جہاں توقف کرنا لازم ہو، بصورتِ دیگر عبارت کے خلط ملط ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ جیسے: ماں نے بیٹے سے کہا: ''بیٹا! محنت کرو، محنت کا اجر ضرور ملتا ہے۔''

تفصیلیہ (:۔): اس علامت کا استعمال جیسا کہ اس کے نام ہی سے ظاہر ہے، وہاں کیا جاتا ہے جہاں کسی بات کی تفصیل بیان کی جائے۔ جیسے: علامہ اقبالؒ نے الہ آباد کے مقام پر خطبہ صدارت دیتے ہوئے حسبِ ذیل ارشاد فرمایا:۔ ....

ختمہ (۔): اس علامت کو، جسے انگریزی میں فل سٹاپ کہتے ہیں، جملے کے خاتمے پر لگایا جاتا ہے لیکن جہاں سکتہ، وقفہ، وقفِ لازم یا تفصیلیہ کا محلِ استعمال ہو، وہاں ختمے کی علامت کا استعمال ہرگز دُرست نہیں۔ جیسے: دنیا دارالعمل ہے۔

www.ilmkidunya.com

۵۔ درج ذیل جملوں میں رموزِ اوقاف کی علامتوں: سکتہ، وقفہ، رابطہ، تفصیلیہ اور ختمہ کا استعمال کریں۔

(الف) آج موسم بڑا خوش گوار ہے

(ب) قائدِاعظمؒ کا فرمان اتحاد تنظیم اور یقینِ محکم ہمارے لیے آج بھی مشعلِ راہ ہے

(ج) ورزش کے فائدے حسب ذیل ہیں

(د) جاپان چین سنگاپور جنوبی کوریا اور فلپائن کا شمار ایشیا کے ترقی یافتہ ممالک میں ہوتا ہے

(ہ) آنا تو خفا آنا جانا تو رُلا جانا

جواب: (الف) آج موسم بڑا خوش گوار ہے۔

(ب) قائدِاعظمؒ کا فرمان اتحاد ، تنظیم اور یقینِ محکم ہمارے لیے آج بھی مشعلِ راہ ہے

(ج) ورزش کے فائدے حسبِ ذیل ہیں:

(د) جاپان ، چین ، سنگاپور ، جنوبی کوریا اور فلپائن کا شمار ایشیا کے ترقی یافتہ ممالک میں ہوتا ہے۔

(ہ) آنا تو خفا آنا جانا تو رُلا جانا

۶۔ اِعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔ تفریق تقسیم الجبرا مثلث منحنی بندی

جواب: تَفرِیق تَقسِیم اَلجَبرا مُثَلَّث مُنحَنی بَندِی

۷۔ درج ذیل پیراگراف توجہ سے پڑھیں اور آخر میں دیے گئے سوالوں کے جواب تحریر کریں۔

بچت کرنا ایک ایسا عمل ہے جس میں آپ اپنی آمدنی یا پیسوں کا کچھ حصہ خرچ کیے بغیر محفوظ رکھتے ہیں تاکہ اسے مستقبل میں کسی ضروری کام یا مقصد کے لیے استعمال کیا جاسکے۔ یہ پیسے جمع کرنے کی عادت آپ کو غیر متوقع حالات، جیسے کہ ہنگامی اخراجات یا بڑی خریداریوں کے لیے مالی تحفظ فراہم کرتی ہے۔ بچت کا مقصد صرف پیسے محفوظ کرنا نہیں ہوتا، بلکہ یہ مستقبل کی ضروریات اور خواہشات کو پورا کرنے کے لیے منصوبہ بندی کا ایک ذریعہ بھی ہے۔ بچت کرنے سے مالیاتی آزادی اور استحکام حاصل کیا جاسکتا ہے، جس سے آپ زندگی میں اپنے اہداف کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔

سوالات:

(الف) بچت کرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: بچت کرنے سے مراد ہے کہ اپنی آمدنی یا پیسوں کا حصہ خرچ کیے بغیر جمع کرنا تاکہ مشکل وقت میں کام آسکیں۔

(ب) بچت کرنے کے کیا فائدے ہیں؟

جواب: بچت کرنے سے ان پیسوں کو مستقبل میں بوقتِ ضرورت استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔

(ج) کیا بچت کرنے کا مقصد محض اپنی رقم محفوظ کرنا ہے؟

جواب: بچت کرنے کا مقصد صرف اپنا پیسہ محفوظ کرنا نہیں بلکہ اس سے مستقبل کی خواہشات کو پورا کرنا اور منصوبہ بندی کا ذریعہ بنانا ہے۔

(د) بچت سے کس طرح مالیاتی آزادی اور خود مختاری حاصل کی جاسکتی ہے؟

جواب: بچت کرنے سے انسان مالیاتی آزادی حاصل کرتا ہے اور آنے والے مشکل دنوں کا استحکام بھی پالیتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

(ہ) اس عبارت کا موزوں عنوان تجویز کریں۔

جواب: بچت ایک استحکام

سرگرمیاں:

- طلبہ اپنی کاپی میں جمع، تفریق، ضرب اور تقسیم کے قاعدوں کے مسلمہ اُصول لکھیں۔
- طلبہ ایک فہرست بنائیں جس میں مصنف کے بیان کردہ تمام قاعدوں کی ایک ایک سطری مزاحیہ تفصیل لکھیں۔

اشاراتِ تدریس:

ا۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ مزاحیہ ادب اپنے ظاہری رویوں میں سنجیدہ ادب سے قطعاً مختلف چیز ہے۔

۲۔ طلبہ پر واضح کیا جائے کہ مزاح کے لیے کوئی خاص صنف مخصوص نہیں بلکہ یہ کسی بھی صنف کی صورت میں لکھا جا سکتا ہے۔

۳۔ اس سبق میں ریاضی کے جن جن قاعدوں کا تذکرہ آیا ہے، ان کی اصل صورتِ حال سے طلبہ کو آگاہ کیا جائے۔

۴۔ طلبہ کو ''اُردو کی پہلی کتاب'' از مولانا محمد حسین آزاد کے بارے میں بتایا جائے تاکہ وہ مصنف کی مزاحیہ تحریر سے محظوظ ہو سکیں۔

اضافی معروضی سوالات

(1) حساب کا قاعدہ وہی اچھا ہوتا ہے جس میں حاصلِ جمع آئے ہمیشہ:

(الف) بہت کم (ب) تھوڑا سا (ج) زیادہ سے زیادہ ✓ (د) پورا پورا

(2) تفریق کے قاعدے کا مطلب ہے:

(الف) جمع کرنا (ب) منہا کرنا ✓ (ج) جوڑ کر رکھنا (د) بڑھانا

(3) تقسیم کے قاعدے کا مطلب ہے:

(الف) چھانٹ لینا (ب) چاٹ لینا (ج) بانٹ لینا ✓ (د) گھاٹ لینا

(4) ہمارے معاشرے کے اہل کار آپس میں بانٹ لیتے ہیں:

(الف) تنخواہ (ب) حقوق (ج) کمائی (د) رشوت ✓

(5) جیومیٹری کھیل ہے:

(الف) فقیروں کا (ب) شریروں کا (ج) لکیروں کا ✓ (د) نقطوں کا

(6) اندھا بانٹتا ہے بار بار ریوڑیاں:

(الف) غیروں کو (ب) نااہلوں کو (ج) درویشوں کو (د) اپنوں کو ✓

(7) الجبرا کا مضمون طالب علموں کو پڑھایا جاتا ہے:

(الف) خوشی سے (ب) غصے سے (ج) جبر سے ✓ (د) ٹکر سے

(8) تکون شکل کے کونے ہوتے ہیں:

(الف) چار (ب) تین ✓ (ج) پانچ (د) سات

www.ilmkidunya.com

(9) دنیا میں سب سے زیادہ جھگڑے ہوتے ہیں:

(الف) جمع پر (ب) تقسیم پر ✓ (ج) تفریق پر (د) ضرب پر

(10) مہنگائی کے دنوں میں کچھ نہیں ہو پاتا:

(الف) تفریق (ب) جمع ✓ (ج) اکٹھا (د) تقسیم

(11) الجبرا کھیل ہے:

(الف) شگوفوں کا (ب) ظروفوں کا (ج) حروفوں کا ✓ (د) تیروں کا

(12) خطِ تقدیر کو پکی سیاہی سے کھینچتے ہیں:

(الف) انسان (ب) استاد (ج) والدین (د) فرشتے ✓

جواب

(1)	(ج)	(2)	(ب)	(3)	(ج)	(4)	(د)	(5)	(ج)	(6)	(د)
(7)	(ج)	(8)	(ب)	(9)	(ب)	(10)	(ب)	(11)	(ج)	(12)	(د)

اضافی مختصر سوالات

(1) ابن انشا کی شہرت کی وجہ کیا ہے؟

جواب: ابن انشا شاعر، مزاح نگار اور کالم نگار کی حیثیت سے بے پناہ شہرت رکھتے ہیں۔

(2) ابن انشا کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: ابن انشا ۱۹۲۷ کو ضلع جالندھر کی تحصیل پھلور کے ایک چھوٹے سے گاؤں "تھلہ" میں پیدا ہوئے۔

(3) ابن انشا نے اپنی ابتدائی تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

جواب: آپ نے میٹرک لدھیانہ سے کیا۔ اس کے بعد پرائیویٹ امیدوار کی حیثیت سے پنجاب یونی ورسٹی سے بی اے اور ایم اے کی ڈگریاں حاصل کیں۔

(4) ابن انشا کن مشہور اداروں سے وابستہ رہے؟

جواب: ابن انشا ریڈیو پاکستان، پاکستان نیشنل سنٹر اور عالمی ادارہ یونیسکو سے وابستہ رہے۔

(5) کیا آپ ابن انشا کے سفرناموں کے نام بتا سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! ابنِ انشا کے مشہور سفرنامے، چلتے ہو تو چین کو چلیے، دنیا گول ہے، ابن بطوطہ کے تعاقب میں شامل ہیں۔

(6) ابنِ انشا کے مطابق حساب کے کون کونسے بڑے قاعدے ہیں؟

جواب: ابنِ انشا کے مطابق حساب کے چار بڑے قاعدے جمع، تفریق، ضرب اور تقسیم ہیں۔

(7) جمع کے قاعدے پر عمل کرنا کن دنوں میں مشکل ہو جاتا ہے؟

جواب: مہنگائی کے دنوں میں جمع کے قاعدے پر عمل کرنا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ جمع کچھ نہیں ہوتا سب خرچ ہو جاتا ہے۔

(8) ابنِ انشا نے حاصل جمع کس قاعدے میں کہی اور کیوں؟

جواب: ابنِ انشا نے حاصل جمع سب سے زیادہ جمع کے قاعدے کو کہا۔ ان کے نزدیک رشوت کے قاعدے سے حاصل جمع زیادہ ہوتا ہے۔ دوسرے زبانی جمع خرچ سے ملکی مسائل حل ہوتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

(9) زیادہ تفریق کس قسم کے لوگ کرتے ہیں؟

جواب: زیادہ سے زیادہ تفریق وہی لوگ کرتے ہیں جو زیادہ جمع کر لیتے ہیں۔

(10) تفریق سے کیا مراد ہے؟

جواب: تفریق کا مطلب ہے منہا کرنا۔ یعنی ایک عدد میں سے دوسرے عدد کو نکالنا۔

(11) تفریق کا قاعدہ عام لوگوں کو کیوں پسند نہیں آتا؟

جواب: عام لوگ تفریق کے قاعدے کو اس لیے پسند نہیں کرتے کیوں کہ حاصلِ تفریق کچھ نہیں آتا۔

(12) اس سبق میں مصنف نے ضرب کی کون کون سی قسموں کا ذکر کیا ہے؟

جواب: ابنِ انشا نے ضرب خفیف، ضرب شدید اور ضرب کاری وغیرہ جیسی مختلف اقسام بتائی ہیں۔

(13) ابنِ انشا کے نزدیک سب سے زیادہ جھگڑے کس قاعدے پر ہوتے ہیں؟

جواب: ابنِ انشا کے نزدیک سب سے زیادہ جھگڑے تقسیم کے قاعدے پر ہوتے ہیں۔

(14) ابتدائی حساب اور الجبرا میں کیا فرق ہے؟

جواب: ابتدائی حساب اعداد کا کھیل ہے جبکہ الجبرا حرفوں کا کھیل ہے۔

(15) ابنِ انشا کے زمانہ طالب علمی میں الجبرے کے مضمون مصرف کیا تھا؟

جواب: مصنف کے زمانہ طالب علمی میں الجبرا کا کوئی خاص مصرف تو تھا نہیں بس اسے صرف طالب علموں کو فیل کرنے کے لیے پڑھایا جاتا تھا۔

(16) ابنِ انشا نے کس انسانی رشتوں میں الجبرا کا شک محسوس کیا؟

جواب: ابنِ انشا کو بعض رشتوں میں بھی الجبرا کا شائبہ ہوتا ہے۔ جیسے مدران لا، فادران لا وغیرہ۔

(17) جیومیٹری کی بنیادی چیزیں کون کون سی ہیں؟

جواب: جیومیٹری کی بنیادی چیزیں خط، نقطہ، دائرہ اور مثلث وغیرہ ہیں۔

(18) خطِ مستقیم اور خطِ منحنی میں کیا فرق ہے؟

جواب: خطِ مستقیم بالکل سیدھا ہوتا ہے جبکہ خطِ منحنی ٹیڑھا ہوتا ہے۔

(19) خطِ بیرنگ سے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: خطِ بیرنگ کا مطلب ہے ایسا خط ہے جس پر بھیجنے والے ٹکٹ نہیں لگاتے، ہمیں دگنے پیسے دینے پڑتے ہیں۔ دراصل یہ خط عام روٹین سے تیز تر ہو جاتا تھا۔

(20) مصنف کے نزدیک خطِ استوا کس لیے ہوتا ہے؟

جواب: مصنف کے نزدیک خطِ استوا اس لیے ہوتا ہے کہ کہیں تو دن رات برابر ہوں۔ کہیں تو برابری نظر آئے۔

(21) "تفریق" کے قاعدے نے کس طرح ہمارے معاشرے میں تفریق پیدا کی ہے؟

جواب: تفریق کے قاعدے نے ہمارے معاشرے کو صوبائیت، لسانیت اور مذہب کے حوالے سے تفریق کیا ہے۔

(22) تعزیرات پاکستان سے ضرب کا کیا تعلق ہے؟

جواب: ضرب کا تعزیرات پاکستان سے گہرا تعلق ہے۔ ضرب کے قاعدے پر عمل کرنے سے پہلے تعزیرات پاکستان پڑھ لینی چاہیے تاکہ انجام کا اندازہ ہو سکے۔

www.ilmkidunya.com